”حَدَّثَنَا“ اور ”أَخْبَرَنَا“ ہمارا دین ہے۔

ملحدین اور رائے پرست گمراہ فرقوں کو اہلِ حدیث / محدثین سے ہمیشہ دشمنی رہی ہے، اور سلسلۂ سند جو کہ امتیازِ محدثین ہے، یہ ان کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور ناپسندیدہ چیز ہے۔

☆۔ جیسا کہ امام ابو نصر احمد بن سلام فقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَيْسَ شَيْءٌ أَثْقَلَ عَلَى أَهْلِ الْإِلْحَادِ وَلَا أَبْغَضَ إِلَيْهِمْ مِنْ سَمَاعِ الْحَدِيثِ ورِوايَتِهِ بِإِسْنادٍ».

”اہلِ الحاد کے لیے سب سے زیادہ بھاری اور ناپسندیدہ چیز حدیث سننا اور اسے سند کے ساتھ بیان کرنا ہے۔“[1]

☆۔ اس قول پر امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم رحمہ اللہ (٤٠٥ ھ) فرماتے ہیں:

وعَلَى هَذَا عَهِدْنَا فِي أَسْفَارِنَا وَأَوْطَانِنَا كُلَّ مَن يُنْسَبُ إِلى نَوْعٍ مِنَ الْإِلْحَادِ وَالْبِدَعِ لَا يَنْظُرُ إِلَى الطَّائِفَةِ الْمَنْصُوْرَةِ إِلَّا بِعَيْنِ الْحَقَارَةِ، ويُسَمِّيها الْحَشْوِيَّةَ.

”ہم نے اپنے سفر و حضر میں یہی تجربہ کیا ہے کہ جو شخص بھی اس قسم کے الحاد و بدعت کی طرف نسبت رکھتا ہے وہ طائفہ منصورہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور انہیں حشویہ (بلا تمیز نقل و جمع کرنے والے) کہتا ہے۔“[2]

چونکہ ان کا اپنا علم بے سر و پا ہوتا ہے، جب اصحاب الاسانید کو دیکھتے ہیں کہ اُن کے علم کا سلسلہ معروف لوگوں سے ہوتا ہوا، رسول اللہ ﷺ تک اور پھر جبرائیل کے واسطے سے اللہ تعالیٰ تک جا ملتا ہے جبکہ اِن کا

1 (معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: ٤، وسنده صحيح)

2 (معرفة علوم الحديث، ص: ٤)

علم ذاتی فلسفے قیل و قال، ذہنی اختراعات پر بلا اصول و فروع چل رہا ہے تو ان کے سینے حسد و جلن سے بھر جاتے ہیں، پھر جو شیطانی وسوسہ ان کے ذہن میں آتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ سند کی اہمیت کا انکار کر دو، کہہ دو کہ حدثنا اور أخبرنا تو کوئی چیز ہی نہیں، لیکن اللہ تعالی کی سنت ہے کہ اصحاب الاسانید تا قیامت یونہی اپنے دین کو نسل در نسل منتقل کرتے رہیں گے اور ان کے دشمن نیست و نابود ہو جائیں گے، بہت سے منکرین پہلے بھی آئے، نام و نشان مٹ گیا اور سندیں اور آثار ویسے ہی قائم و دائم ہیں۔ وللہ الحمد۔ دلائل کے مقابلے میں ایسی طعنہ بازی ہمیشہ سے ان کا وطیرہ ہے۔

☆۔ جیسا کہ امام حاکم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ الشَّيْخَ أَبا بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحاقَ الفَقِيهَ وهُوَ يُناظِرُ رَجُلًا، فَقالَ: الشَّيْخُ: حَدَّثَنا فُلانٌ، فَقالَ لَهُ الرَّجُلُ: دَعْنا مِن حَدَّثَنا، إلى مَتى حَدَّثَنا، فَقالَ لَهُ الشَّيْخُ: «قُمْ يا كافِرُ، ولا يَحِلُّ لَكَ أنْ تَدْخُلَ دارِي بَعْدَ هَذا»، ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنا، فَقالَ: «ما قُلْتُ قَطُّ لِأَحَدٍ لا تَدْخُلْ دارِي إلّا لِهَذا».

”میں اپنے شیخ ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ رحمہ اللہ کو ایک شخص سے مناظرہ کرتے دیکھا، شیخ نے سند پڑھی؛ حدثنا فلان.. تو وہ کہنے لگا: یہ ”حدثنا“ چھوڑ، کب تک ”حدثنا حدثنا“ کرتے رہو گے۔ شیخ نے کہا: اے منکر اسلام! دفع ہو جا، آئندہ تو میرے گھر داخل نہیں ہو سکتا، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: میں نے اس بندے کے علاوہ کبھی کسی سے یہ نہیں کہا کہ میرے گھر میں نہ آنا۔“[1]

ان کا خیال ہے کہ بغیر کسی واسطے سے محض اٹکل پچو اور عقلی موشگافیوں سے اللہ کے دین کو حاصل کیا جا سکتا ہے یعنی بنا سیڑھی کے چھت پر چڑھنا چاہتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ ایسی کوشش ہمیشہ انہیں منہ کے بَل گرا دیتی ہے۔

1 (معرفة علوم الحديث، ص: ٤)

☆۔ جیسا کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (١٤١ھ) فرماتے ہیں:

«مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ أمْرَ دِينِهِ بِلا إسْنادٍ كَمَثَلِ الَّذِي يَرْتَقِي السَّطْحَ بِلا سُلَّمٍ».

''جو بھی بغیر سند کے دین حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کی مثال اس کی طرح ہے جو بغیر سیڑھی کے چھت پر چڑھنا چاہتا ہے۔''[1]

☆۔ نیز فرماتے ہیں:

«اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ».

''اسناد دین کا حصہ ہیں اور اگر یہ سندیں نہ ہوتیں تو جس کے منہ میں جو آتا کہہ دیتا۔''[2]

☆۔ اسی طرح فرماتے ہیں:

«بَيْنَنَا وَبَيْنَ القَوْمِ القَوائِمُ» يَعْنِي الْإِسْنَادَ.

''ہمارے اور بدعتی لوگوں کے درمیان فرق ان مضبوط پائیوں یعنی سندوں سے ہے۔''[3]

☆۔ اس قول پر حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

مَعْنى هَذَا الْكَلَامِ إنْ جَاءَ بِإسْنادٍ صَحِيحٍ قَبِلْنَا حَدِيثَهُ وَإِلَّا تَرَكْناهُ فَجَعَلَ الْـحَدِيثَ كَالْـحَيْوَانِ لَا يَقُومُ بِغَيْرِ إِسْنادٍ كَما لَا يَقُومُ الْـحَيَوانُ بِغَيْرِ قَوَائِمَ.

---

1 (الكفاية في علم الرواية للخطيب، ص: ٣٩٣ وسنده صحيح)

2 (مقدمة صحيح مسلم: ٣٢ وسنده صحيح)

3 (مقدمة صحيح مسلم: ٣٣ وسنده صحيح)

”اس بات کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی صحیح سند پیش کرے گا تو ہم اس کی حمایت قبول کریں گے وگرنہ رد کردیں گے، اسی لیے امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے حدیث کو جانور سے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح جانور بغیر پائیوں کے کھڑا نہیں رہ سکتا بالکل اسی طرح حدیث سند کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔“[1]

☆۔ امام ابوسعید احمد بن داود، حداد رحمہ اللہ (۲۲۱ھ) فرماتے ہیں:

«اَلْإِسْنَادُ مِثْلُ الدَّرَجِ وَمِثْلُ الْـمَرَاقِي فَإِذَا زَلَّتْ رِجْلُكَ عَنِ الْـمَرْقَاةِ سَقَطْتَ، وَالرَّأْيُ مِثْلُ الْـمَرْجِ».

”سندوں کی مثال سیڑھیوں اور زینوں کی طرح ہے، اگر آپ کا پاؤں زینے سے پھسل جائے تو نیچے آ گریں گے اور رائے زنی تو گندگی و آلودگی کی طرح ہے۔“[2]

☆۔ امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ (۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

«اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ».

”اسناد دین کا حصہ ہیں۔“

اور امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ (۱۶۰ھ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

إِنَّما يُعْلَمُ صِحَّةُ الْـحَدِيثِ بِصِحَّةِ الإِسْنَادِ.

”حدیث کی صحت، سند کی صحت سے ہی معلوم ہوتی ہے۔“[3]

---

1 (شرح صحيح مسلم : ١/ ٨٨)

2 (شرف أصحاب الحديث للخطيب، ص: ٤٢ وسنده صحيح)

3 (التمهيد لابن عبد البر : ١/ ٥٧ وسنده حسن)

☆۔ اسی طرح امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كُلُّ عِلْمٍ لَيْسَ فِيْهِ حَدَّثَنَا أَوْ أَخْبَرَنَا فَهُوَ خَلٌّ وَبَقْلٌ».

''ہر وہ علم جس میں حدثنا یا أخبرنا نہیں ہے وہ سرکہ و ترکاری ہے۔ (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں۔)''(1)

☆۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، امام محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمہ اللہ (۱۲٤ھ) نے ایک دن حدیث بیان کی تو میں نے کہا:

هَاتِه بِلاَ إِسْنادٍ. ''یہ مجھے بغیر سند کے ہی بیان کردیں۔''

تو زہری رحمہ اللہ فرمانے لگے: أَتَرْقَى السَّطْحَ بِلاَ سُلَّمٍ؟

''کیا آپ چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھ جائیں گے؟''(2)

☆۔ عتبہ بن ابی حکیم بیان کرتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے اسحاق بن عبداللہ بن فروہ کو (بغیر سند کے) یوں احادیث بیان کرتے سنا: ''رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔'' تو آپ فرمانے لگے:

«قاتَلَكَ اللَّـهُ يا ابْنَ أَبِي فَرْوَةَ ما أَجْرَأَكَ عَلَى اللَّـهِ لا تُسْنِدُ حَدِيثَكَ؟ تُحَدِّثُنا بِأَحادِيثَ لَيْسَ لَها خُطُمٌ، ولا أَزِمَّةٌ».

---

1 (المدخل إلى كتاب الاكليل للحاكم، ص: ۲۹ وسنده صحيح)

2 (المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۳۸۹ وفيه من لم أعثر عليه)

”اے ابن ابی فروہ! اللہ تجھے غارت کرے، تجھے اجر نہ دے، تم اپنی احادیث کو سندوں سے بیان نہیں کرتے؟ ہمیں ایسی احادیث سناتے ہو جو بے مہر و بے لگام ہیں؟“[1]

☆۔ امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ (١٦١ھ) سے مروی ہے:

«اَلْإِسْنادُ سِلاحُ الْمُؤْمِنِ فَإذا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سِلاحٌ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُقاتِلُ».

”اسناد مومن کا اسلحہ ہے، اگر اس کے پاس اسلحہ ہی نہ ہو تو کس چیز کے ساتھ قتال کرے گا؟“[2]

سند ہم مسلمانوں کا شرف و امتیاز ہے اور یہی ہمیں دیگر امتوں سے ممتاز کرتا ہے کہ جن کے مذاہب مٹ گئے اور ان کے پاس اب کوئی مستند علم و حوالہ باقی نہیں رہا محض ظن و گمان رہ گیا ہے، گمراہ لوگوں کی ہمیشہ سے خواہش ہے کہ ہم بھی ”حدثنا وأخبرنا“ کو طعنہ بنادیں اور دین کی بنیادوں کو گرا کر دیگر ادیان کی طرح کردیں، لیکن یہ صرف ان کی خام خیالی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۞ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾.

”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات منظور نہیں بلکہ وہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا، خواہ یہ بات کافروں کو کتنی ہی بری لگے، وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو سب ادیان پر غالب کردے۔ خواہ یہ بات مشرکوں کو کتنی ہی ناگوار ہو۔“[3]

---

1 (العلل الواقع بآخر جامع الترمذي: ٦/ ٢٤٧، معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: ٦ واللفظ له وسنده حسن)

2 (المدخل إلى كتاب الإكليل، ص: ٢٩ وفي سنده ضعف)

3 (سورة التوبة: ٣٢، ٣٣، نیز دیکھیے؛ سورة الصف: ٨، ٩)

☆۔ مفسر قرآن، شیخ عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ (١٤١٥ھـ) فرماتے ہیں:

''اللہ کے نور سے مراد آفتاب ہدایت یا کتاب وسنت کی روشنی ہے جس طرح سورج کی روشنی کو پھونکوں سے بجھایا یا ماند نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح ان کافروں کی معاندانہ سرگرمیوں سے، ان کے لغو اعتراضات سے، ان کی آیات الٰہی میں شبہات پیدا کرنے سے یا اللہ کی آیات، اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا مذاق اڑانے سے دین اسلام کی راہ کو روکا نہیں جا سکتا۔ جسے اللہ ہر صورت میں پورا کرنا چاہتا ہے اور یہ تو یقینی بات ہے کہ کافروں کو اسلام کی ترقی ایک آنکھ بھی نہیں بھاتی۔ ہر ترقی کے قدم پر وہ جل بھن کے رہ جاتے ہیں۔''[1]

☆۔ امام عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی رحمہ اللہ (١٥٧ھـ) فرماتے ہیں:

«ما ذَهابُ العِلْمِ إلّا ذَهابُ الإسْنادِ».

''علم کا خاتمہ، سند کے خاتمے کے ساتھ ہی ہے۔''[2]

☆۔ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (٢٧٧ھـ) فرماتے ہیں:

«لَمْ يَكُنْ فِي أُمَّةٍ مِنَ الأُمَمِ مُنْذُ خَلَقَ اللَّـهُ آدَمَ أُمَنَاءُ يَحْفَظُونَ آثارَ الرُّسُلِ إلّا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ».

''اللہ تعالی نے جب سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اس امت محمدیہ کے سوا کسی بھی امت میں ایسے حفاظت کرنے والے نہیں تھے کہ جو یوں رسولوں کے آثار کے محافظ ہوتے۔''[3]

---

1 (تيسير القرآن)

2 (تاريخ أبي زرعة الدمشقي، ص : ٣١٧، التمهيد لابن عبد البر : ١/ ٢٥١ واللفظ له، وسنده حسن)

3 (شرف أصحاب الحديث، ص : ٤٢ وسنده حسن)

☆۔ امیرِ خرسان عبداللہ بن طاہر رحمہ اللہ (۲۳۰ھ) سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

فَإِنَّ إِسْنَادَ الْـحَدِيثِ كَرَامَةٌ مِنَ اللَّـهِ عَزَّ وَجَلَّ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

"حدیث کی سند اللہ تعالی کی طرف سے امت محمد ﷺ کے لیے خاص عنایت ہے۔"[1]

☆۔ امام ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب رحمہ اللہ (۳۳۱ھ) فرماتے ہیں:

«بَلَغَنِي أَنَّ اللَّـهَ، خَصَّ هَذِهِ الأُمَّةَ بِثَلاثَةِ أَشْياءَ، لَمْ يُعْطِها مَن قَبْلَها الإِسْنادِ والأَنْسابِ والإِعْرابِ».

"مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کو تین چیزیں خاص عطا کی ہیں جو اس سے پہلے کسی امت کو عطا نہیں کیں، اسناد، انساب اور اعراب۔"[2]

یہی بات حافظ ابو علی الحسین بن محمد الغسانی رحمہ اللہ (٤٩٨ھ) نے اپنی کتاب "شرف المحدثین" میں فرمائی۔[3]

☆۔ حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ (٦٤٣ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِسْنادُ خَصِيصَةٌ فاضِلَةٌ مِن خَصائِصِ هَذِهِ الأُمَّةِ.

"سند اس امت کے خصائص میں سے عظیم الشان خصوصیت ہے۔"[4]

---

1 (أدب الإملاء والإستملاء للسمعاني، ص: ٦ وفيه من لم أعرفه)

2 (شرف أصحاب الحديث، ص: ٤٠ وسنده صحيح)

3 (النكت على مقدمة ابن الصلاح للزركشي: ١/ ٨٧)

4 (مقدمة ابن الصلاح، ص: ٢٥٥)

☆۔ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (٤٥٦ھـ) فرماتے ہیں:

مَا نَقَلَهُ الثِّقَةُ عَن الثِّقَة كَذَلِك حَتّى يبلغ إلى النَّبِي ﷺ يخبر كل واحِد مِنهُم باسم الَّذِي أخبرهُ ونسبه وكلهمْ مَعْرُوف الحال والعين والعَدالَة والزَّمان والمَكان...والْحَمْد لله رب العالمين وهَذا نقل خص الله تَعالى بِهِ المسملين دون سائِر أهل المِلَل كلها وبناه عِنْدهم غضًا جَدِيدا على قديم الدهور مد أرْبَعمِائَة عام وخمسين عاما فِي المشرق والمغْرب والجنوب والشمال يرحل فِي طلبه من لا يُحْصى عَددهمْ إلّا خالقهم إلى الآفاق البَعِيدَة.

”ثقہ روای کا ثقہ سے روایت کرنا، یہاں تک کہ اس سلسلے کو نبی کریم ﷺ تک پہنچا دینا، ہر راوی کا اپنے سے اگلے راوی کے نام و نسب کے ساتھ بتانا، تمام لوگ کا تذکرہ، حالات، عدالت، زمان و مکان سب کچھ معروف ہو، الحمد للہ رب العالمین، اور اللہ تعالی نے اس نقل کے ساتھ صرف مسلمانوں کو خاص کیا ہے، اور چار سو پچاس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس امر قدیم کو تروتازہ رکھا ہے کہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے اَن گنت لوگ کہ جن کا شمار صرف ان کا خالق ہی کر سکتا ہے اس کے حصول لیے سفر کرتے ہیں۔“(1)

☆۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھـ) فرماتے ہیں:

اَلْإِسْنادُ مِن خَصائِصِ هَذِهِ الأُمَّةِ، وهُوَ مِن خَصائِصِ الإسْلامِ، ثُمَّ هُوَ فِي الإسْلامِ مِن خَصائِصِ أهْلِ السُّنَّةِ.

---

1 (الفصل في الملل والنحل : ٢/ ٦٨)

”اسناد اس امت کے اور اسلام کے خصائص میں سے ہے پھر اہل اسلام میں سے بھی یہ اہل السنہ کی خصوصیات میں سے ہے۔“[1]

☆۔ نیز فرماتے ہیں:

وعِلْمُ الإسْنادِ والرِّوايَةِ مِمّا خَصَّ اللَّـهُ بِهِ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ وجَعَلَهُ سُلَّمًا إلى الدِّرايَةِ. فَأهْلُ الكِتابِ لا إسْنادَ لَهُمْ يَأْثُرُونَ بِهِ المَنقُولاتِ، وهَكَذا المُبْتَدِعُونَ مِن هَذِهِ الأُمَّةِ أهْلُ الضَّلالاتِ، وإنَّما الإسْنادُ لِمَن أعْظَمَ اللَّـهُ عَلَيْهِ المِنَّةَ أهْلُ الإسْلامِ والسُّنَّةِ، يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الصَّحِيحِ والسَّقِيمِ والمُعْوَجِّ والقَوِيمِ وغَيْرِهِمْ مِن أهْلِ البِدَعِ والكُفّارِ إنّما عِنْدَهُمْ مَنقُولاتٌ يَأْثُرُونَها بِغَيْرِ إسْنادٍ، وعَلَيْها مِن دِينِهِمْ الِاعْتِمادُ، وهُمْ لا يَعْرِفُونَ فِيها الحَقَّ مِن الباطِلِ، ولا الحالِي مِن العاطِلِ.

”اللہ تعالی نے اسناد اور روایت کا علم خاص امت محمدیہ کو عطا کیا ہے اور اسے درایت کے لیے سیڑھی بنایا ہے، اہل کتاب کے پاس کوئی سند نہیں کہ جس سے وہ اپنی منقولات کو آگے بیان کریں اور اسی طرح اس امت کے بدعتی و گمراہ لوگوں کا بھی یہی حال ہے، سند تو ان لوگوں کے پاس ہے جن اہل اسلام و اہل السنہ پر اللہ تعالی کا عظیم احسان ہے، جس کے ذریعے وہ صحیح و ضعیف، الٹے اور سیدھے میں فرق کرتے ہیں، ان کے علاوہ جو اہل بدعت و کفار ہیں، ان کے پاس ماثورات و منقولات ہیں جنہیں وہ بلا سند نقل کرتے ہیں، ان کے دین کا اعتماد انہی پر ہے اور انہیں اس میں سے حق و باطل اور کار و بیکار کی کوئی معرفت و پہچان نہیں۔“[2]

---

1 (منهاج السنة : ٧/ ٣٧)

2 (مجموع الفتاوى : ١/ ٩)

☆۔ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (٢٠٤ھ) فرماتے ہیں:

«مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ العِلْمَ بِلا حُجَّةٍ، كَمَثَلِ حاطِبِ لَيْلٍ يَحْمِلُ حِزْمَةَ حَطَبٍ وفِيهِ أفْعى تَلْدَغُهُ وهُوَ لا يَدْرِي».

"بلا دلیل (بلا سند) علم حاصل کرنے والے کی مثال اس کی طرح ہے جو رات کو لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے اٹھاتا ہے، اس میں اژدھا ہوتا ہے اور اسے علم نہیں ہوتا کہ وہ اسے کاٹ لیتا ہے۔"[1]

☆۔ بقیہ بن ولید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ذاكَرْتُ حَمّادَ بْنَ زَيْدٍ أحادِيثَ فَقالَ: ما أجْوَدَ أحادِيثَكَ لَوْ كانَ لَها أجْنِحَةٌ يَعْنِي أسانِيدَ.

"میں نے امام حماد بن زید رحمہ اللہ سے احادیث کا مذاکرہ کیا تو فرمانے لگے: اگر ان کے پَر یعنی اسانید ہوتیں تو آپ کی احادیث کتنی عمدہ ہیں۔"[2]

☆۔ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (١١٠ھ) فرماتے ہیں:

«إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينكُمْ».

"یہ علم دین ہے، لہذا تم دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین لے رہے ہو۔"[3]

1 (المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢١١ وسنده صحيح)

2 (الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ١٦٢ وسنده حسن)

3 (مقدمة صحيح مسلم: ١/ ١٤ وسنده صحيح)

☆۔ نیز فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ، قَالُوا : سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ، فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ، وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ.

"پہلے لوگ سند کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے، پھر جب فتنہ بپا ہوا تو لوگوں نے پوچھنا شروع کر دیا کہ ہمیں اپنی سند کے راویوں کے نام بتاؤ، لہذا اہل السنہ کی طرف دیکھا جاتا اور ان کی احادیث قبول کر لی جاتیں اور اہل بدعت کی طرف دیکھا جاتا تو ان کی احادیث نہیں لی جاتی تھیں۔"[1]

سند کی حفاظت کرنا اور اپنے دین کو اسی کے ذریعے طلب کرنا، عظیم شہسواروں اور مردوں کا کام ہے، بزدل و کمزور لوگ اور صفاتِ صنفِ نازک کے حاملین اس کی طاقت و جرأت نہیں رکھتے۔

☆۔ امام یزید بن زریع رحمہ اللہ (۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

«لِكُلِّ دِينٍ فُرْسانٌ وفُرْسانُ هَذا الدِّينِ أَصْحابُ الأَسانِيدِ».

"ہر دین کے شہسوار ہوتے ہیں اور اس دین کے شہسوار سندوں والے ہیں۔"[2]

☆۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵٤ھ) فرماتے ہیں:

فرسان هذا العلم الذين حفظوا على المسلمين الدين، وهدوهم إلى الصراط المستقيم، الذين آثروا قطع الفاوز والقفار على التنعم في الدمن والأوطار في طلب السنن في الأمصار، وجمعها بالرحل والأسفار والدوران في جميع الأقطار، حتى إن أحدهم ليرحل في الحديث الواحد الفراسخ البعيدة وفي الكلمة الواحدة الأيام

---

1 (مقدمة صحيح مسلم : ١/ ١٤ وسنده صحيح)

2 (المدخل إلى الإكليل للحاكم، ص : ٣٠ وسنده حسن)

الكثيرة، لئلا يُدْخل فصل في السنن شيئًا يضل به، وإن فعل فهم الذابون عن رسول الله ﷺ ذلك الكذب، والقائمون نصرة الدين.

''اس علم کے شہسوار وہ لوگ ہیں، جنہوں نے مسلمانوں کے لیے دین محفوظ کیا اور ان کی سیدھے کی طرف ان کی راہنمائی کی، وہ لوگ جنہوں نے احادیث کے حصول کی خاطر اور اسفار و دوران، مکمل جدوجہد کے ذریعے انہیں جمع کرنے کے لیے صحراؤں اور بیابانوں کے اسفار کو حضر کی نعمتوں پر ترجیح دی، یہاں تک کہ ان میں سے بعض تو ایک حدیث لینے کے لیے کئی فرسخ اور ایک لفظ کے لیے کئی کئی دن سفر کرتے، تاکہ کوئی گمراہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے احادیث میں کوئی چیز داخل نہ کردے، اگر کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو انہی لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی ذات سے اس جھوٹ کو دور کیا، انہی لوگوں نے دین کی نصرت وتائید کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔''[1]

☆۔ امام حاکم رحمہ اللہ (٤٠٥هـ) فرماتے ہیں:

لَوْلَا الْإِسْنَادُ وَطَلَبُ هَذِهِ الطَّائِفَةِ لَهُ وَكَثْرَةُ مُوَاظَبَتِهِمْ عَلَى حِفْظِهِ لَدَرَسَ مَنَارُ الْإِسْلَامِ، وَلَتَمَكَّنَ أَهْلُ الْإِلْحَادِ وَالْبِدَعِ فِيهِ بِوَضْعِ الْأَحَادِيثِ، وَقَلْبِ الْأَسَانِيدِ، فَإِنَّ الْأَخْبَارَ إِذَا تَعَرَّتْ عَنْ وُجُودِ الْأَسَانِيدِ فِيهَا كَانَتْ بُتْرًا.

''اگر سند نہ ہوتی اور محدثین کے گروہ کا اس کا حصول اور اس کی حفاظت پر تسلسل نہ ہوتا تو نشاناتِ اسلام مٹ جاتے اور ملحد وبدعتی لوگ حدیث کو گھڑنے اور سندوں کو اَدل بدل کرنے پر اختیار پا لیتے۔ احادیث جب سندوں سے عاری ہو جائیں تو بے سروپا ہو جاتی ہیں۔''[2]

1 (المجروحين: ١/ ٣١)

2 (معرفة علوم الحديث، ص: ٦)

☆۔ امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

أما إِنَّهُ يُعْجِبُ ذُكُورَ الرِّجالِ ويَكْرَهُهُ مُؤَنَّثُهُمْ، أَمّا ذُكُورُ الرِّجالِ فَهُمُ الَّذِينَ يَطْلُبُونَ الحَدِيثَ والعِلْمَ وعَرَفُوا قَدْرَهُ، وأَمّا مُؤَنَّثُهُمْ فَهُمْ هَؤُلاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ: إيشْ نَعْمَلُ بِالحَدِيثِ، ونَدَعُ القُرْآنَ؟ أَوَما عَلِمُوا أَنَّ السُّنَّةَ تَقْضِي عَلَى الكِتابِ، أَصْلَحَنا اللَّهُ وإِيّاهُمْ.

"علم حدیث کو مَرد ہی پسند کرتے ہیں جبکہ مخنث اسے ناپسند کرتے ہیں اور حقیقی مَرد وہ ہیں جو حدیث و علم دین کے طالب ہیں اور اس کی قدر جانتے ہیں، رہے وہ جو مخنث ہیں وہ کہتے ہیں: ہم حدیث کو کیا کریں؟ کیا (اس کی وجہ سے) قرآن کو چھوڑ دیں؟۔ بھلا انہیں یہ بھی علم نہیں کہ سنت در حقیقت قرآن مجید (کی تشریح و توضیح کے اعتبار سے اس) پر فیصل و قاضی ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اور ان کی اصلاح فرمائے۔"[1]

☆۔ خلاصۂ کلام:

حاصلِ کلام یہ ہے کہ سند (حدثنا، اخبرنا) ہمارا دین ہے، امتِ مسلمہ کی خصوصیت اور اہل السنہ، اہل الحدیث کا امتیاز ہے، ملحدین، اہلِ بدعت، گمراہ فرقے ہمیشہ سے اس کے مخالف رہے ہیں اور اسے گرانے کی سعی لاحاصل کر چکے ہیں، لیکن اللہ کے فضل و کرم سے یہ دین اسی طرح قائم و دائم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں منہج سلف صالحین، مسلکِ محدثین پر گامزن رکھے، اہل بدعت کے مکر و فریب سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

حافظ محمد طاہر۔ مدینہ طیبہ، ١٣ شوال ١٤٤٤ھ (3 مئی 2023ء)

1 (الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع للخطيب: ١/ ١٤٠، وله طريق ثان عند الرامهرمزي في المحدث الفاصل: ٣٢، وطريق ثالث عند ابن عبد البر في جامع بيان العلم: ٢٩٦، وله شاهد عند ابن حبان في مقدمة المجروحين: ١/ ٣١)